Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۲ صفر ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۴ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش ۔ ۲۴ فروری ۱۹۷۵ء | نمبر ۴۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مُرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۴ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت پہلے سے بہتر ہے البتہ گلے میں کچھ تکلیف ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۳ تبلیغ ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے "خیلُ للرحمٰن ربوہ" کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والا چوتھا سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ تین روز جاری رہنے کے بعد آج سہ پہر کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا۔ امسال ٹورنامنٹ میں بحمد اللہ تعالیٰ آٹھ اضلاع کی ۳۳ جماعتوں کے ایک سو چوالیس گھوڑے شامل ہوئے۔

آج تین بجے سہ پہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد نیزہ بازی اور ۶۶۰ گز کے فائنل مقابلوں کے علاوہ ۴۰۰ گز کی اطفال کی ریس بھی ہوئی ہوئی مقابلوں کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا بعد ازاں حضور نے مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے سواروں اور ٹیموں میں اپنے دستِ مبارک سے انعامات اور سندات تقسیم فرمائے۔ آخر میں حضور نے دعا کرائی۔ اِس طرح یہ سہ روزہ ٹورنامنٹ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(تفصیلی خبر آئندہ شائع کی جائے گی ، انشاء اللہ)

مجلسِ ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۵ مارچ ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل دو تحقیقی مضامین پڑھے جائیں گے :-

۱ ۔ واقعہ صلیب کی تحقیق ۔ از روئے اناجیل و قرآن مجید۔

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۔ لاہور

۲ ۔ استویٰ علی العرش کی تفسیر اور بزرگانِ اُمّت ۔

مکرم محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ و ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

سچّی معرفت کے نتیجہ میں دِل میں حقیقی سرُور سے بھری ہوئی رِقّت پیدا ہوتی ہے

اِس کا دائمی اثر یہ ہوتا ہے کہ رُوح ایک مصفّٰی چشمہ کی طرح خُدا کی طرف بہتی ہے

"انسان کے اندر ایک طاقت ہے (یعنی ہنسی کے مقام پر ہنسنے اور رونے کے مقام پر رونے کی طاقت) خواہ اس کو محل پر یا بے محل استعمال کرے۔ پس اس طاقت پر ہی بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت اِس لئے رکھی ہے کہ سچّے سائل محروم نہ ہوں۔ جب یہ برمحل استعمال ہو تو ان کے لئے آنے والے رُوحانی مدارج کا ایک مقدمہ ہو اور یہ موتی کا کام دے۔

غرض یہ امور کہ کبھی رو پڑنا اور کبھی دُنیا کی دوسری چیزوں اور تعلقات سے انقطاع کرنا یہ عارضی ہوتے ہیں۔ ان پر اعتبار کر کے بے دست و پا نہ بنے۔ وہ امور جن پر سچّی معرفت کی بنا ہے یہ ہیں کہ اِنسان خُدا کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جائے اور مصائب اور مُشکلات کے دریا میں ڈالا جائے تب بھی ہرگز نہ گھبرائے اور قدم آگے ہی بڑھائے اس کے بعد اس کی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے اور یہی سچّی نعمت حقیقی راحت ہوتی ہے۔ اس وقت دِل میں رِقّت پیدا ہوتی ہے مگر یہ رقّت عارضی نہیں ہوتی بلکہ سرور اور لذّت سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ رُوح پانی کے ایک مصفّٰی چشمہ کی طرح خُدا کی طرف بہتی ہے۔ مدّعا یہ ہے کہ سمندر کے پہلے ایک سراب آتا ہے وہ بھی سمندر ہی نظر آتا ہے۔ جو سراب کو دھوکا سمجھ کر آگے چلنے سے رہ جاتا اور مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ ناکام اور نامراد رہتا ہے لیکن جو ہمّت نہیں ہارتا اور قدم آگے بڑھاتا ہے وہ منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مختلف کیفیتیں انسانی رُوح کے اندر رکھی ہوئی ہیں اُن میں سے اس رِقّت کی بھی ایک کیفیّت ہے۔ کوئی فقط شعر خوانی یا خوش الحانی سے متأثر ہو جاتا ہے۔ کوئی آگے چلتا ہے اور ان پر قانع نہ ہو کر صبر کے ساتھ اصل مرحلہ تک پہنچتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ سچّائی کے طالب کے واسطے یہ شرط ہے کہ جہاں سے اسے سچّائی ملے لے لے۔ یہ ایک شعور ہے جو اس کی رہبری کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۴۰ ، صفحہ ۲۴۱)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ماہ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش

اولادوں اور نسلوں کی تربیت کے تین گُر

ہم قرآن مجید کی رُو سے یہ واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل اور غیر مبدل قانون ہے کہ وہ جب کسی قوم کو دُنیا میں راستی پھیلانے اور صلاح، نیکی اور تقوٰی قائم کرنے کے لئے چُنتا اور اسے اپنی نعمتوں اور انعاموں سے نوازتا ہے تو وہ اُن نعمتوں اور انعاموں کے سلسلہ کو اُس وقت تک منقطع نہیں کرتا جب تک وہ قوم اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے کے عہد پر قائم رہتی ہے۔ یعنی جب تک وہ اپنے عہد پہ قائم رہتی ہے اُس پر انعامات کی بارش ہوتی رہتی ہے برخلاف اس کے جب وہ اپنے عہد سے پھر کر محض دنیا کو اپنا منتہائے مقصود بنالیتی اور شیطان کے پنجہ اسیری میں چلی جاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اسے ان نعمتوں اور انعامات سے محروم کر دیتا ہے۔

آج ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اِس اٹل قانون کے پیش نظر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس خاطر کہ اُن کی اولاد اور نسل دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کے نتیجہ میں ہمیشہ ہی انعاماتِ الٰہیہ کی مورد بنی رہے کیا کیا اقدامات کئے۔ اوّل آپ میں یہ شدید تڑپ پائی جاتی تھی کہ آپ خود ہی دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے نہ ہوں بلکہ آپ کی اولاد اور ذرّیت و نسل بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر انعامات الٰہیہ کی وارث قرار پائے۔ دوم آپ نے اپنی اولاد اور نسل کی صحیح خطوط پر تربیت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ سوم یہ۔ آپ نے ان کے خادم دین ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد و اضطراب سے دُعائیں کیں۔

جہاں تک اولاد اور ذرّیت و نسل کے اندر انعاماتِ الٰہیہ کا سلسلہ جاری رہنے کی تڑپ کا تعلق ہے وہ اِس امر سے ہی ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر یہ ظاہر فرمایا کہ وہ آپ کو بہت بلند مرتبہ عطا کرنے والا ہے تو آپ کو سب سے پہلی فکر یہی لاحق ہوئی کہ آپ نہ خود اِن انعامات کے مورد بنے رہیں بلکہ انعاماتِ الٰہیہ کا سلسلہ آپ کی اولاد اور نسل میں بھی جاری رہے۔ اِس لئے آپ نے باری تعالیٰ کے حضور یہی عرض کیا کہ اے خدا تُو نہ صرف مجھے بلکہ میری ذرّیت و نسل کو بھی انہی انعامات کا مورد بنائیو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس دلی تڑپ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ (البقرہ آیت ۱۲۵)

ترجمہ:۔ اور جب ابراہیم کو اُس کے رب نے بعض باتوں کے ذریعہ آزمایا اور اُس نے ان کو پُورا کر دکھایا (اِس پر اللہ نے) فرمایا مَیں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں۔ (ابراہیم نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ! مجھے ہی نہیں بلکہ) میری اولاد میں سے بھی (امام بنائیو)۔

اِس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے اُس اٹل قانون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس کا ہم اِس مضمون کے شروع میں ذکر کر آئے ہیں یہی فرمایا کہ مَیں تیری ذریت اور نسل میں سے صرف اُنہی لوگوں کو امام بناؤں گا جو تیری ہی طرح اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ پیش کریں گے اور جو اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر ہو کر خود اپنی جان پر ظلم کریں گے انہیں امامت کے مقام پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔

قَالَ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۲۵)

ترجمہ:۔ (اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو ان کی عرضداشت کا جواب دیتے ہوئے) فرمایا میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔

اللہ تعالیٰ کے اِس اٹل قانون کے پیش نظر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اس دلی تڑپ کو کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد اور ذریت و نسل میں بھی اپنے انعامات کا سلسلہ جاری رکھے عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے نہ صرف یہ کہ اپنی اولاد کی پوری فکرمندی اور جانسوزی سے تربیت فرمائی بلکہ ان کے دلوں میں بھی یہ بات بٹھا دی کہ آگے وہ اپنی اولاد کی اسی فکرمندی اور جانسوزی کے ساتھ تربیت کرتے چلے جائیں تا نسلاً بعد نسلٍ ان میں امامت کے مقام پر فائز ہونے والے پیدا ہوتے چلے جائیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے حضرت اسحٰقؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ دونوں کی نسلوں میں رُوحانی تربیت اور امامت کا سلسلہ جاری رہا اور ان میں بڑے بڑے خدا رسیدہ وجود پیدا ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ جس فکرمندی اور جانسوزی کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد اور آگے اولاد نے اپنی اولاد کی رُوحانی تربیت فرمائی اور یہ سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا گیا اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِذْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَوَصّٰی بِھَآ اِبْرٰھٖمُ بَنِیْہِ وَیَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اَمْ کُنْتُمْ شُھَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِیْہِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰھَکَ وَاِلٰہَ اٰبَآئِکَ اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰھًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۱۳۲ تا ۱۳۴)

ترجمہ:۔ اور جب اُس (یعنی ابراہیمؑ) کے ربّ نے اُسے کہا کہ ہماری فرمانبرداری اختیار کر اُس نے (جواب میں) کہا مَیں (تو پہلے ہی سے) تمام جہانوں کے ربّ کی فرمانبرداری اختیار کر چکا ہوں۔ اور ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور (اسی طرح) یعقوبؑ نے بھی (اپنے بیٹوں کو) اِس بات کی تاکید کی (اور کہا کہ) اے میرے بیٹو! اللہ نے یقیناً اِس دین کو تمہارے لئے چُن لیا ہے۔ پس ہرگز نہ مرنا مگر اِس حالت میں کہ تم (اللہ کے) پُورے فرمانبردار ہو۔ کیا تم اُس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ پر موت (کی گھڑی) آئی اور جب اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے کہا ہم تیرے معبود اور تیرے باپ دادوں ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی جو ایک ہی معبود ہے عبادت کریں گے اور ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں (اور رہیں گے)۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پُوری فکرمندی اور جانسوزی کے ساتھ اپنی اولاد اور آئندہ نسلوں کی تربیت کا فریضہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور انکی رُوحانی ترقی اور انعاماتِ الٰہیہ کے حصول کے لئے سوز و گداز سے دُعاؤں کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ کی یہ دُعائیں قرآن مجید میں خاصی تفصیل سے بیان ہوئی ہیں۔ ان دُعاؤں میں سے ایک وہ دعا بھی ہے جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے خانہ کعبہ کی بنیادیں اُٹھاتے وقت مانگی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا:۔

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ (البقرہ آیات ۱۲۸، ۱۲۹)

ترجمہ:۔ اور جب ابراہیمؑ اُس گھر کی بنیادیں اٹھا رہا تھا اور (اس کے ساتھ) اسمٰعیلؑ بھی (اور وہ دونوں کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب! ہماری طرف سے (اِس خدمت کو) قبول کر۔ تُو ہی (ہے جو) بہت سُننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! (ہم یہ بھی التجا کرتے ہیں کہ) ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بندہ بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار جماعت بنا، اور ہمیں ہمارے (مناسبِ حال) عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف اپنے فضل کے ساتھ توجہ فرما، یقیناً تُو (اپنے بندوں کی طرف) بہت توجہ کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اولاد کے نیک بننے اور نیکی کی راہوں پہ گامزن ہونے کی تڑپ، خاص توجہ اور جانسوزی کے ساتھ اس کی تربیت اور ان کے نیک بننے کے لئے دردمندانہ دُعاؤں ہی کا یہ نتیجہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اور نسل میں خدا تعالیٰ کے پسندیدہ اور برگزیدہ بندے پیدا ہوتے چلے گئے اور ان کی ذرّیت و نسل میں عرصۂ دراز تک انعاماتِ الٰہیہ کا سلسلہ جاری رہا۔ الغرض اولادوں اور نسلوں کی تربیت کے یہی تین بنیادی گُر ہیں۔ اوّل اُن کے نیک بننے کی دل میں شدید تڑپ ہو۔ دوم پوری توجہ اور جانسوزی کے ساتھ ان کی تربیت کی جائے اور سوم ان کے نیکی اور تقوٰی سے مزیّن ہونے کے لئے مسلسل دردمندانہ دُعائیں کی جائیں ؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسرِ صلیب

مکرم نسیم مہدی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

(۲)

اب میں مختصراً اس عظیم الشان اور مقدس جنگ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مسیحی دنیا کے درمیان واقع ہوئی اور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق صلیب ٹوٹ گئی۔ یوں تو اوائل عمر سے ہی حضور مسیحیوں کے ساتھ اس روحانی جنگ کا کچھ نہ کچھ سلسلہ جاری رکھتے تھے۔ مگر خاص طور پر ۱۸۸۴ء کے قریب جب کہ براہین احمدیہ کا چوتھا حصہ طبع ہوا آپ نے انگریزی اور اردو میں ایک اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں چھپوا کر شائع کیا اور اس اشتہار کی اشاعت کے سلسلہ کو ایسا وسیع کیا کہ یورپ کے مختلف ممالک اور امریکہ اور دوسرے ممالک میں بھی کثرت کے ساتھ تقسیم کیا اور تمام بڑے بڑے آدمیوں کو جن میں شہنشاہ جمہوری سلطنتوں کے پریذیڈنٹ، سیاسی لیڈر، فلاسفر اور مذہبی پیشوا شامل تھے بذریعہ رجسٹرڈ خطوط بھجوایا۔ اور گو اس اشتہار میں سب مذاہب کے لوگ مخاطب تھے لیکن مسیحی مذہب کے متبعین میں خصوصیت کیساتھ تقسیم کیا گیا۔ اس اشتہار میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے مسیح ناصری کے قدم پر اس صدی کا مجدد بنا کر بھیجا ہے اور میں سب دنیا کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ خدا تک پہنچانے والا مذہب صرف اسلام ہی ہے جو شخص میرے اس دعویٰ کی تصدیق چاہے وہ مجھ سے ہر طرح تسلی کر سکتا ہے۔ اور حق کے طالبوں کو خدائی نشانات بھی دکھائے جائیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔ (تبلیغ رسالت جلد اول)

۱۸۹۳ء میں امرتسر کے پادریوں نے علمی طور پر مناظرہ کرنا منظور کیا۔ چنانچہ مسیحیوں کی طرف سے مسٹر عبداللہ آتھم ای۔ اے۔ سی۔ مناظر اور پادری ٹامس ہاول پادری ٹھاکر داس وغیرہ ان کے معاون مقرر ہوئے۔ اور اسلام کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مناظر قرار پائے۔

امرتسر میں مناظرہ شروع ہوا اور پندرہ روز تک جاری رہا — اس مناظرہ کی روئیداد "جنگ مقدس" کے نام سے چھپ چکی ہے اس کے مطالعہ سے کسی عقلمند پر مخفی نہیں رہ سکتا کہ غالب کون رہا اور مغلوب کون؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقعہ پر ایک محکم اصول بیان فرمایا کہ جس الہامی کتاب سے کوئی دعویٰ کیا جائے اس دعویٰ کے اثبات کے دلائل بھی اسی کتاب سے دئے جائیں کیونکہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک الہامی کتاب اپنے دعوے کے اثبات کیلئے کسی دوسری کی وکالت کی محتاج ہو — مگر مسیحی صاحبان اس کی طرف توجہ نہ کر سکے اور نہ وہ ایسا کر سکتے تھے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ بالکل بے دست و پا ہو جاتے تھے (یہی وجہ ہے پادری عبداللہ آتھم حضرت مرزا صاحب کی زبردست جرح سے تنگ آ کر معروف مسیحی عقیدہ کو چھوڑ کر اپنے کسی ذاتی خیال کی آڑ میں پناہ لیتا رہا چنانچہ کئی جگہ ان کے دعوے اور دلائل معروف عیسائی عقائد سے مختلف نظر آتے ہیں) — الغرض یہ مباحثہ اسلام کے لئے ایک نہایت درجہ کامیاب مباحثہ ثابت ہوا اور مسیحیوں کو شکست فاش نصیب ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائی عقائد کے رد میں جو کتب تصنیف فرمائیں ان میں چند قابل ذکر یہ ہیں۔ براہین احمدیہ نور الحق۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب، کتاب البریہ، نور القرآن، چشمہ مسیحی، مسیح ہندوستان میں۔ انجام آتھم۔

آپ نے عقل و نقل سے ان کتب میں ثابت کر دیا کہ تثلیث کا عقیدہ بائیبل کے خلاف ہونے کے علاوہ فطرت سلیمہ اور عقل انسانی کے خلاف ہے — اسی طرح الوہیت مسیح کے عقیدہ پر آپ نے وہ ضربیں لگائیں کہ خدا ثابت کرنا تو درکنار عیسائیوں کو مسیح ناصری کا ایک کامل بشر ثابت کرنا بھی مشکل ہو گیا — (پھر کفارہ پر وہ زبردست مضامین لکھے کہ خود بعض مسیحیوں کو اقرار کرنا پڑا کہ یہ مضامین لاجواب ہیں) پھر آپ نے یہ بھی ثابت کیا کہ کفارہ کا مسئلہ فطرت کے خلاف ہے زید کے خون سے بکر کے گناہوں کی معافی ایک ایسا خیال ہے جسے عقل دور ہی سے دھکے دیتی ہے۔ آپ نے ثابت کیا کہ گناہ صرف ایمان اور یقین سے دور ہو سکتا ہے۔ اسے کسی خونی قربانی کی ضرورت نہیں اور نقلی طریق سے بھی آپ نے اس خیال کا بطلان ثابت کیا — اس نقلی اور عقلی بحث کے علاوہ ایک اور نہایت عظیم الشان کام تھا جو آپ نے انجام دیا اور گویا مسیحیت کی عمارت کو بنیاد ہی سے اکھاڑ کر دے مارا۔ یہ آپ کی وہ عظیم الشان تاریخی تحقیق ہے جو آپ نے واقعہ صلیب اور مسیح ناصری کی قبر کے متعلق فرمائی ہے۔ آپ نے انجیل اور تاریخ سے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا کہ

اوّل مسیح ناصری جس کی صلیبی موت پر کفارے کی عمارت کھڑی کی گئی ہے صلیب پر چڑھائے تو بے شک گئے مگر وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ غشی کی حالت میں زندہ ہی صلیب پر سے اتار لئے گئے۔

دوم یہ کہ مسیح ناصری جنہیں خدا بنایا گیا ہے فوت ہو چکے ہیں۔

سوم یہ کہ واقعہ صلیب کے بعد مسیح اپنے ملک سے ہجرت کر کے کشمیر کی طرف آ گئے تھے نیز آپ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ سری نگر محلہ خانیار میں جس "یوز آسف" نامی شہزادہ نبی کی قبر موجود ہے وہ مسیح علیہ السلام کی ہی قبر ہے۔

آپ نے جن شہادات کو مدنظر رکھ کر یہ تحقیق فرمائی۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

- قرآن و حدیث سے شہادات
- نئے و پرانے عہد نامہ سے شہادات
- طبی کتب کی شہادات
- زبانی تواترات کی شہادات
- معمولی دلائل اور قرائن متفرقہ کی شہادات
- قدیم سکوں (Coins) کی شہادات
- غیر انجیلی مسیحی تحریرات اور بدھ پستکوں کی شہادات
- اسلامی، کشمیری اور دیگر تواریخ کی شہادات۔

کسر صلیب کا چوتھا اور آخری مرحلہ وہ دعائیں اور نشانات ہیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیحیت کو محض ایک مردہ مذہب ثابت کیا اور اسلام کا زندہ مذہب ہونا روز روشن کی طرح عیاں فرما دیا۔ آپ نے روحانی مقابلہ کے لئے عیسائیوں کو اپنے سامنے بلایا اور بار بار چیلنج کیا کہ تم ان لوگوں میں سے ہونے کا دعوےٰ کرتے ہو جو ایک رائی کے برابر ایمان رکھنے پر بھی وہ کچھ دکھا سکتے ہیں جو تمہارے خیال میں مسیح نے دکھایا تھا تو اب میرے مقابل پر نکلو اور اپنے ایمان کا ثبوت دو۔ میں مسیح کی خدائی کا منکر ہوں۔ ہاں وہ خدا کے نبیوں میں سے ایک نبی تھا، میں کفارے کے خونی عقیدہ کو جھوٹا تسلیم کرتا ہوں اب اگر تم میں سے کسی کو ہمت ہے کہ روحانی کمالات میں مرا مقابلہ کر سکے تو وہ سامنے آئے اور دعا اور انوار روحانی میں میرا مقابلہ کرے اور دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے — مگر کوئی عیسائی مقابل پر آنے کی جرأت نہ کر سکا۔ — اور امریکہ کا وہ نامراد ڈاکٹر "ڈوئی" جو اسلام کے نابود ہونے کی پیشگوئیاں کرتا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا وہ کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بار بار مباہلہ کی دعوت دینے پر بڑے غرور سے کہتا تھا،

"ہندوستان میں ایک بیوقوف (نعوذ باللہ) محمدی مسیح ہے جو بار بار لکھتا ہے کہ یسوع کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس بات کا جواب کیوں نہیں دیتا . . . . . . مگر کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو ان کو کچل کر مار ڈالوں"

وہی ڈوئی جو ایک بڑی طاقت کا مالک اور ایک بڑی جماعت کا مقتدا تھا اور شہزادوں کی طرح رہتا تھا اور ہم وطنوں اور ہم مذہبوں میں بڑا معزز و مکرم سمجھا جاتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا اور پیشگوئی کے موافق ذلیل و رسوا ہوا — شراب کے خلاف وعظ کرنے والا شرابی ثابت ہوا، — اس کو خود اسی کے آباد کردہ شہر صیحون سے نکال دیا گیا۔ فالج کی تکلیف اٹھا کر ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو واصل جہنم ہوا۔ ابتداء میں یہ ذکر کیا تھا کہ گذشتہ صدی میں عیسائیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ہمتیں اس قدر بلند تھیں کہ وہ خیال کرنے لگے تھے کہ تمام دنیا میں عیسائیت کا غلبہ ہو جائے گا اور اسلام کا نشان مٹا دیا جائے گا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی تبلیغی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ اب وہ اس یقین کو ایک خوشکن توقع سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے اور انہیں احساس ہو چکا ہے کہ آخر اسلام غالب آئے گا۔

چنانچہ ایک عیسائی مصنف S. G. WILIAMSON (PROF. OF THE UNIVERSITY COLLEGE OF GHANA) نے اپنی کتاب "CHRIST OR MOHAMMAD" میں لکھا:۔

"غانا کے شمالی حصہ میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام اہم فرقوں نے محمد کے پیروؤں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے اشانٹی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں عیسائیت آج کل ترقی کر رہی ہے لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلدی عیسائی بن جائے گا اب معرض خطر میں ہے اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہے اور یقیناً (بہ صورت حال) عیسائیت کے لئے کھلا چیلنج ہے تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہو گا یا صلیب کا۔"

۲- اسی طرح نائیجیریا کے ایک کیتھولک اخبار نے CHRISTAIAN FAITH IN DANGER کے زیر عنوان لکھا:۔

"ہم چرچ کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو سنبھالے اگر ہماری اس تنبیہہ کی طرف توجہ نہ کی گئی تو عین ممکن ہے کہ اسلام غائبانہ انداز میں جنوبی نائیجیریا کے آخری سرے تک پہنچ جائے۔"

۳- THE Pakistan Times نے ۱۱ر دسمبر ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"IN WEST AFRICA, ISLAM, ACCORDING TO THE MOST RECENT ANTHORITATIVE SURVEY, PROGRESSES TEN TIME MORE RAPIDLY THAN CHRISTIANITY."

یعنی تازہ ترین معتبر سروے کے مطابق مغربی افریقہ میں اسلام عیسائیت کی نسبت دس گنا زیادہ تیزی سے ترقی کر رہا ہے بہ الفاظ دیگر اگر ایک شخص عیسائیت میں داخل ہوتا ہے تو دس محمد عربیؐ کے جھنڈے تلے جمع ہوتے ہیں۔

ایک غیر احمدی محقق S. K. JAMAL "East African Times" کی ۳ دسمبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں لکھتا ہے

"مغربی اور مشرقی افریقہ میں اسلام کو جو ترقی حاصل ہوئی ہے وہ کلی طور پر احمدی مبلغین کی کوششوں کی مرہون منت ہے۔ اور کوئی سنی عالم اس کامیابی کا سہرا اپنے سر باندھنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔"

والفضل ما شهدت به الاعداء

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسر صلیب کا جو کام شروع کیا وہ آپ کی جماعت کے ہاتھوں تا تکمیل ابھی ہونا چاہتا ہے۔ اب ضرورت ہے ہماری کوششوں کی —— اب ضرورت ہے ہماری دعاؤں کی —— اب ضرورت ہے ہمارے اخلاص کی —— اب ضرورت ہے ہماری قربانیوں کی تا اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب صلیبی پرچم تمام دنیا میں سرنگوں کر دیا جائے اور اس کی جگہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہلالی پرچم دنیا کے کونے کونے میں لہرانے لگے۔

۶- میری ہمشیرہ ناظرہ بی بی صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور کافی علاج معالجہ کیا کوئی افاقہ نہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فضیلت بیگم گوجرانوالہ سول لائن)

ارشاد نبوی کی تعمیل کے ایام

بے حد پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نئے پودے لگانے کو بے حد پسند فرمایا ہے۔ لہٰذا اراکین انصار اللہ سے میری استدعا ہے کہ وہ ان شجرکاری کے ایام میں اس کار خیر کی طرف گزشتہ سالوں سے بڑھ کر توجہ دیں۔

قائد ایثار۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ

خادم مسجد کی ضرورت

مسجد احمدیہ چنیوٹ کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے۔ مرکز سلسلہ کے قرب میں رہنے کے خواہشمند جو اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں اور سائیکل بھی چلا سکتے ہوں فوری طور پر تفصیلات طے کرنے کے لئے خاکسار سے ملیں

(محمد عمر بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱- خاکسار کے والد محترم قریشی محمد شوکت صاحب نمونیا اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں علاج وغیرہ سے بخار سے تو آرام ہے لیکن پیٹ کی درد باقی ہے۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہماری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(عبد الباقی قریشی دفتر محاسب ربوہ)

۲- میرے نانا جان مکرم حکیم واحد بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ لودھراں عرصہ چار ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(امۃ النصیر طاہرہ بنت بشیر احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ)

۳- مکرمی مشتاق احمد صاحب کی بچی بعمر ۱½ سال ریڑھ کی ہڈی یا مہرہ کھل جانے کی وجہ سے بیمار ہے اور مکی ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو مکمل شفا دے۔ آمین

حکیم محمود احمد معلم وقف جدید جماعت احمدیہ چک ۸۹ ج ب
سر شمیر روڈ۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع لائلپور

۴- میں بیمار ہوں عرصہ کافی عرصہ سے بیمار ہوں دائیں طرف کا اپریشن کرایا تو بائیں طرف شدید اثر ہو گیا۔ جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے قاصر ہوں۔ احباب جماعت سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

چوہدری گیلانی خان مکان نمبر ۵۔ گلی نمبر ۱۱ کرشن نگر لاہور

۵- خاکسار کی ہمشیرہ تشویشناک حد تک بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(مسعود احمد از ملتان)

ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر، دائمی نزلہ و زکام
دیگر مردانہ و زنانہ خاص امراض
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
۵۳۴ / نوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

143

وصایا

(۵)

مسل نمبر ۲۱۹۱۳

مَیں مبشر احمد ولد شیخ نذیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ مبشر احمد -/B.I.I.S. 22 اے بلاک اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔ گواہ شد:۔ محمد شریف ولد شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم شریف جنرل سٹور صدر بازار اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد (والد موصی) اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

مسل نمبر ۲۱۹۱۴

مَیں ملک بشیر احمد ولد ملک محمد عظیم صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بھوچھال کلاں ضلع جہلم حال ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۶۵ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ ملک بشیر احمد انسپکٹر وقف جدید حال ربوہ۔ گواہ شد:۔ صوفی عبد الغفور وصیت ۱۴۳۸۵ دفتر وقف جدید۔ گواہ شد:۔ صوفی خدا بخش عبد زیروی بی۔ اے نائب ناظم مال وقف جدید وصیت نمبر ۶۱۱۵ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۱۵

مَیں نثار بیگم زوجہ ملک بشیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بھوچھال کلاں ضلع جہلم حال ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپیہ

۲۔ کلائی گھڑی ایک عدد مالیتی -/۱۲۵ "

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ نثار بیگم زوجہ ملک بشیر احمد صاحب وقف جدید۔ ربوہ۔ گواہ شد:۔ ملک بشیر احمد انسپکٹر وقف جدید ربوہ (خاوند موصیہ) گواہ شد:۔ محمد ابراہیم بھامبڑی صدر محلہ دار النصر غربی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۱۶

مَیں نگہت نسیم زوجہ رشید احمد صاحب ملک قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی ۳۰ تولے مالیتی -/۱۸۰۰۰ روپے

(۲) حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ "

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ نگہت نسیم زوجہ رشید احمد ملک صاحب N/146 غزالی روڈ۔ سمن آباد۔ لاہور۔ گواہ شد:۔ رشید احمد ملک (خاوند موصیہ) گواہ شد:۔ ناصر احمد شیخ ولد شیخ عبد اللطیف صاحب ۴۵ پونچھ روڈ۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۱۹۱۷

مَیں نزہت نسیم بنت حاجی نصیر الحق خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۲½ تولہ مالیتی -/۱۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بطور جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ نزہت نسیم بنت حاجی نصیر الحق خان صاحب N/146 غزالی روڈ۔ سمن آباد۔ لاہور۔ گواہ شد:۔ رشید احمد ملک ولد سعید احمد ملک صاحب پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس۔ کراچی۔ گواہ شد:۔ ناصر احمد ولد شیخ عبد اللطیف صاحب ۴۵ پونچھ روڈ۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۱۹۱۸

مَیں چوہدری میاں ثناء اللہ ولد چوہدری کرم داد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ زرگری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ مکان ایک عدد جس کے ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں۔ میرے حصہ کی مالیت -/۲۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کو جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت زرگری ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ چوہدری میاں ثناء اللہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ گواہ شد:۔ شیخ عبد الرحمن کپور تھلوی۔ وصیت نمبر ۱۴۳۳۸ دار الرحمت غربی ربوہ گواہ شد:۔ عبد الجلیل صادق ایم۔ اے ولد عبد الغنی صاحب قریشی دار الرحمت غربی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۲۰

مَیں راجہ عبد الرشید ولد راجہ عبد الحمید صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ راجہ عبد الرشید مکان نمبر ۱۳/۱۷ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ۔ گواہ شد:۔ راجہ عبد الماجد ولد راجہ عبد الحمید صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد:۔ طارق محمود ولد حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل محلہ دار الصدر جنوبی مکان نمبر ۱۱/۱۳ ربوہ۔

سستے اشتہار

سات روپیہ میں ایکہزار اشتہار بمعہ کاغذ لکھائی چھپائی۔ علاوہ ازیں اُردو، انگریزی ہر چیز کی بارعایت چھپائی کیلئے نور پرنٹنگ ایجنسی چوک نسبت روڈ لاہور سے رجوع فرمائیں۔

پلاٹ برائے فروخت

ایک نہایت ہی موزوں پلاٹ ۲/۱۲ محلہ دار الصدر غربی رقبہ ۲ کنال بین روڈ۔ سوئی گیس مہیا۔ پانی میٹھا۔ فوری فروخت کیلئے موجود ہے۔

شاہد احمد خان

دار الصدر ربوہ فون نمبر ۲۸۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری بیوی مرحومہ

(محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے۔ ۸ ٹمپل روڈ لاہور)

میری پیاری بیوی نواب بیگم ۱۴ر فروری ۱۹۷۵ء بروز جمعہ بوقت ایک بجے رات دل کے شدید حملہ سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر ۷۵ سال کے لگ بھگ تھی۔

یہ بٹالہ کے ایک نہایت معزز خاندان کی خاتون تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے عہد میں سارا خاندان احمدی ہوا۔ ان کے والد کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی بڑے تعلقات تھے اور انہی تعلقات کی بناء پر ان کے والد اور بڑے بھائی شیخ فضل حق صاحب مرحوم قادیان میں جلسہ سالانہ پر جو ۱۸۹۲ء میں ہوا شامل ہوئے۔ اور بھائی شیخ فضل حق صاحب مرحوم کا نام ان ۳۲۷ اصحاب میں درج ہے جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام میں فرمایا۔

ان کے والد کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ایک تعلقِ خصوصی تھا۔ بیعت کے ساتھ ہی اِس سارے خاندان کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ساتھ ہو گیا۔ جب میری بیوی اور ان کی بڑی بہن اقبال بیگم قادیان میں آتی تھیں تو وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے مکان میں ٹھہرا کرتی تھیں لیکن اس سے بڑھ کر حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کو ان دونوں بہنوں یعنی میری بیوی اور ان کی بہن اقبال بیگم کے ساتھ بھی تعلقِ خصوصی پیدا ہو گیا۔ حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا ان سے بیٹیوں جیسا پیار کرتی تھیں۔ حضرت امّ المومنین رضی اللہ عنہا قادیان سے بٹالہ تشریف لا کر ان کے مکان میں ٹھہرتی تھیں۔ جب اقبال بیگم ۱۹۲۷ء میں وفات پا گئیں تو ان کی وفات کے بعد جب میری بیوی قادیان آئیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر ان کی دعوت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ثانی حضرت امۃ الحی بیگم صاحبہ کو میری بیوی اور ان کی بہن اقبال بیگم کے ساتھ بھی بڑا پیار تھا۔ وہ بھی ان دونوں کے ساتھ حقیقی بہنوں جیسا سلوک کرتی تھیں۔

میری بیوی مرحومہ ایک بڑی نیک دل خاتون تھیں۔ مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے کبھی کسی کے ساتھ تلخ کلامی کی ہو یا کسی کا دل دکھایا ہو۔ وہ کسی دوسری عورت کے متعلق ناواجب کلمہ منہ سے نہ نکالتی تھیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس وقت کی قادیان کی مستورات میں سے کسی ایک عورت نے کبھی نواب بیگم کے متعلق ناپسندیدگی کا فقرہ کہا ہو۔ خدا تعالیٰ نے ان پر اپنے بڑے فضل فرمائے۔ چھ بیٹے اور تین بیٹیاں عطا فرمائیں۔ ایک بیٹی کے علاوہ جو دس سال قبل کار کے حادثہ میں فوت ہو گئی بقیہ اولاد خدا کے فضل سے اپنے اپنے گھر میں خوش ہے۔ ان کا سب سے چھوٹا بیٹا کرشن احمد جس کے ساتھ ان کو شدید محبت تھی امریکہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ ان کو اپنے اس بیٹے سے ملنے کی بڑی حسرت تھی جو پوری نہ ہو سکی۔

میری بیوی کو احمدی مستورات میں ایک خاص خصوصیت حاصل تھی وہ یہ کہ وہ پہلی خاتون تھیں جن کو ۱۹۲۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں برلن اور انگلستان بھیجا۔

میرا نکاح ان سے مارچ ۱۹۲۰ء میں ہوا۔ میں مبالغہ کے طور پر نہیں واقعہ کے طور پر کہتا ہوں کہ جو خطبہ حضرت صاحب نے میرے نکاح پر دیا وہ ایک مثالی خطبہ تھا۔ میری رفاقت ان سے قریباً ۵۵ سال رہی اور یہ ۵۵ سال میری زندگی کے نہایت خوشگوار سال تھے ؎

خوب ہی اس نے نباہا عہد جو باہم ہوا

میری اپنے دوستوں اور بزرگوں سے یہ درخواست ہے کہ جہاں وہ میری بیوی کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں وہاں وہ میرے پیارے بیٹے عزیز محمود احمد کے لئے بھی خاص طور پر دعا فرماویں جو گزشتہ دو سال سے بیمار ہے اور اپنی اس شدید بیماری کی حالت میں اس کو اپنی ماں کی موت کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ وہ کراچی ہسپتال میں داخل ہے اور ڈاکٹر صاحبان ابھی اس کو اٹھنے کی اجازت نہیں دیتے۔

گمشدہ جرسی:۔ ایک جرسی (زنانہ) شام کے وقت جامعہ نصرت کی سڑک پر کالج کے سامنے گر گئی ہے۔ کسی صاحب کو ملے تو درج ذیل پتہ پر پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(محمد قاسم خان۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

کیپٹن عبدالحفیظ عمر صاحب ابن محترم مولوی عبدالسلام صاحب عمر کی وفات

میرے برادر نسبتی کیپٹن عبدالحفیظ عمر ابن محترم مولوی عبدالسلام صاحب عمر مرحوم جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے بقضائے الٰہی ۲۳ر جنوری ۱۹۷۵ء بروز جمعرات رات دس بجے اچانک دل کے حملہ کی وجہ سے وفات پا کر مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نمازِ جنازہ ۲۴ر جنوری بروز جمعہ بعد نماز عصر محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ کراچی کے ارشاد کے مطابق مکرم مولوی رفیق احمد صاحب نے میرے مکان ۲/۷ سلطان احمد شاہ روڈ کراچی پر پڑھائی جس میں جماعت کے بہت سے احباب شامل ہوئے۔ مرحوم کا جنازہ ربوہ لے جانے کا ارادہ تھا لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے ۲۵ر جنوری کو کراچی میں ہی امانتاً دفنا دیا گیا۔ تدفین کے بعد مکرم مولوی عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا نے دعا کرائی۔

مرحوم کا ایک لڑکا اور تین لڑکیاں ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر اور ہمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد اختر یحیٰ کیپٹن پاک نیوی)

نتیجہ مقابلہ سیر

مقابلہ سیر منعقدہ ۸ر نومبر ۱۹۷۴ء کے مضامین میں سے منصفین نے مندرجہ ذیل کو انعام کا مستحق قرار دیا ہے:۔

گروپ اوّل۔ انصار اللہ و خدام الاحمدیہ

۱۔	مکرم طارق محمود صاحب طارق متعلم جامعہ احمدیہ	اوّل	انعام ۵۰ روپے
۲۔	″ مشتاق احمد بیگ صاحب متعلم دہم اے	دوم	″ ۲۰ روپے
۳۔	″ حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	سوم	″ ۱۰ روپے

گروپ دوم۔ اطفال الاحمدیہ

۱۔	عزیز منور احمد عمر حلقہ دارالعلوم غربی	اوّل	″ ۱۵ روپے
۲۔	″ عبدالرؤف شاہد حلقہ فضلِ عمر ہسپتال	دوم	″ ۱۰ روپے
۳۔	″ محمد اشرف متعلم ششم بی	سوم	″ ۵ روپے

اس کے علاوہ اطفال کے چالیس مضامین پر ایک ایک روپیہ انعام دیا جائے گا۔

(بشیر احمد خان کنوینر مجلسِ صحت ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم سید امتیاز حسین اکرم محلہ دارالعلوم غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ روبینہ نسرین بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب فاضل مرحوم بولائیت چوہدری بدر منیر احمد صاحب ایم۔ اے برادر اکبر عزیزہ روبینہ نسرین پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی مسعود احمد صاحب جہلمی نے ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو بعد نماز مغرب مسجد محمود ربوہ میں پڑھا۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(سید محمد اقبال حسین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔ ۹۳ تحریکِ جدید کوارٹرز۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری ہمشیرہ ناظر بی بی کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔

احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

فضیلت بیگم
سول لائن گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴